اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۹ | مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عـــہ ۱۱ر

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عـــہ ۸ر

" دو کاپیوں سے زیادہ ایکہی شخص کے نام پر - فی کاپی - عـــہ ۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✦

ایڈیٹوریل

یہہ لکھا ہی - کہ ابرہام کے دو بیٹے تھے ایک لونڈی سے - دوسرا آزاد سے ‥ پر وہ جو لونڈی سے تھا جسم کے طور پر - اور جو آزاد سے تھا سو وعدے کے طور پر پیدا ہوا ‥ گلتیوں ۴-۲۲-۲۳ ✦

اِن باتوں کا مفصّل بیان - طالب حق - موسیٰ کی کتاب الموسوم بہ پیدایش کے ۱۶ باب سے ۲۱ باب تک - اگر چاہے تو پڑھ کے خود معلوم کر سکتا ہی - مگر ہم اس مقام پر صرف اتنا لکھکر - کہ باب مذکورہ بالا کی ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ - آیات میں مقدّسہ ہذا کی نسبت - رسول - عہد عتیق کے مطابق یہہ ظاہر کرتا ہی - کہ " جیسا اُسوقت وہ (اسمٰعیل) جسکی پیدایش جسمانی تھی - اُسے (اسحاق کو) جسکی پیدایش روحانی تھی - ستاتا تھا - ویسا اب بھی ہوتا ہی - پر کتاب کیا کہتی ہی ؟ کہ لونڈی اور اُس کے بیٹے کو نکال - کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد کے بیٹے کے ساتھ ہرگز وارث نہ ہوگا " ہم منصف مزاج ناظر کو یہہ دکھلا دینا مناسب جانتے ہیں - کہ فرزند موعود کے امتحاناً قربان کرنیکا حکم - خدا تعالیٰ نے اسوقت دیا تھا جبکہ سارا کی صلاح - اور حسکم خداوندی کے مطابق ابرہام نے اپنی لونڈی حاجرہ - اور اُسکے بیٹے اسمٰعیل کو اپنے گھر سے نکالدیا تھا ‥ پس درینصورت دین محمدی کے ریفارمروں - اور نئی روشنی کے اسلامی لکچراروں کی آرا محض بلا ثبوت اور بے بنیاد ٹھہرتی ہیں - جو خوش فہمی سے خوامخواہ کہہ گذرتے ہیں کہ مسلمانوں کا دعویٰ بادی الرائے میں قوی ہی - اسلئے کہ پہلی اولاد اسمٰعیل ہی ہیں - ابراہیم کی نذر اولاد اکبر ہی کی قربانی سے پوری ہو سکتی تھی - اور دراصل سچی آزمایش جو خدا کو منظور تھی وہ اولاد اکبر ہی کی قربانی کو ترجیح دیتی ہی " کیا مزے کی بات ہی - کہ عقلاً و نقلاً حق اور صحیح بات کے قایل تو بڑی غلطی میں مبتلا سمجھے جائیں - اور خلاف عقل و نقل - اور محض بے ثبوت امر کے مدعی اشخاص اپنے دعویٰ کو قوی بتلائیں ! حق کو ناحق - اور ناحق کو حق ٹھہرانا خدا ترس انسانوں کا کام نہیں ہی ✦

نور افشاں مطبوعہ ۳ ستمبر میں مصنّف تقدیس الانبیا کی اِس غلط فہمی پر - کہ خداوند مسیح نے انبیائے سابقین کو (نعوذ باللہ) چور اور ڈاکو بتلایا - ہم نے لکھا تھا کہ " ہم سمجھتے تھے کہ زمانہ کی علمی ترقی کے ساتھ محمدیوں کے مذہبی خیالات بھی پچیس تیس سال گذشتہ کی بہ نسبت اب کسیقدر مبدّل ہو گئے ہونگے - لیکن وقت

بوقت اُنکے رسالوں اور اخباروں میں ایسی باتیں پڑھنے میں آتی ہیں کہ بافسوس وہی ڈھاک کے تین پتے والی مثل یاد آجاتی ہی۔ جیسپر ایک محمدی صاحب .... نے الہ آباد سے ایک رسالہ موسوم بہ "ابطال صلیب" بڑے فخر کے ساتھ ہمارے پاس بھیجا ہی جسکو ہمنے بنظر سرسری دیکھا جس سے ہمارا خیال یقین سے بدل گیا۔ کہ ہمارے اسمٰعیلی بھائی بیشک بدستور گرداب تعصب و مخالفت حق میں مبتلا ہیں۔ اور "بعض انمیں ہیں جو مسیح کی انجیل اُلٹ دینے چاہتے ہیں"۔ پطرس رسول نے بیشک ایسے ہی لوگوں کے حق میں لکھا ہو کہ "وے جو جاہل اور بیقیام ہیں انکے (یعنی مقدس نوشتوں) معنوں کو دوسری کتابوں کے مضمونوں کیطرح اپنی ہلاکت کے لئے پھیرتے ہیں"۔ ابطال صلیب پر بہت لوگوں نے خامہ فرسائی اور قسمت آزمائی رسالہ مذکور کے مُصنف سے بیشتر کرلی ہی لیکن چونکہ یہہ "ماجرا کونے میں نہیں ہوا تھا" اور کتب مقدسہ میں اس کا بیان ایسا مفصل اور مشرح لکھا گیا ہو کہ کسی خلاف نویس کی جدوجہد اُسکو جھٹلانے میں انیس سو برس سے آجتک پیش نگئی۔ پس آجکل کے ایسے نیم ملاؤں کی لچر اور فضول تصنیفات اس مستحکم و معتبر تواریخی ماجرے کی صحت و صداقت میں ذرہ بھر بھی خلل انداز اور موثر نہیں ہوسکتیں۔ اس قسم کے رسالوں اور کتابوں کے جواب لکھنے میں مسیحی مبشروں اور مصنفوں کو ہرگز اپنا قیمتی وقت صرف کرنا لازم نہیں ہی ✦

اسلامی گھنگریاں

جسطرح سنیوں میں فنافی الرسول والے صوفیہ غلبہ عشق احمد میں بلا میم احد کے نعرے مارتے ہیں۔ اُسیطرح شیعوں میں فنافی الوصی والے اخبار یہ علی کو ہمنام خدا کہکے علی الاعلیٰ پکارتے ہیں۔ گذشتہ اشاعت میں ہم نے ایک نئی روشنی کے محمدی شاعر کے مُسدس سے ناظرین کو ایک گھنگرو کی سُنائی۔ جسمیں محمد صاحب کا "بشریت میں خدا کا جلوہ نما" ہونا اور اہل صفا کا انکو خدا نہ کہہ سکنا۔ تاہم غیر خدا نہ سمجھنا ظاہر کیا گیا تھا۔ اب ہم شیعوں کے ملہم شاعر و دبیر صاحب ہنجہانی لکھنوی کے چند بند جو اُنہوں نے علی کی تعریف میں لکھے تھے سناتے ہیں:-

اُسنے یہہ مجرا کئے سیارۂ ایام | اُسنے یہہ مصفا کئے رخسارۂ اسلام
مجموعہ بینے کیا شیرازۂ احرام | مرفوع اسی سے ہوا آوازۂ انعام

اُس نور سے آدم کا شرف خلق نے پایا
اُس طور سے اوج ابد افلاک نے پایا

اُسکے شجر عشق کا پھل جنت آدم | اسکے شجر بغض کا مرجع ہو جہنم و
یہہ وہ ہو کہ بے پردہ رخ حق ہو مجسم | بے اسکے بسر از ہوا کوئی نہ ہمدم

یہہ وہ ہو کہ جز نور خدا غیر نہ دیکھا
موجود کوئی اسکے سوا غیر نہ دیکھا

اُسکے کوئی ارشاد ہے اُسنے کو پھر آئے | اسنے صفت آتش خورشید جلائے
خورشید جو بحکم علی سر کو اٹھائے | پھر اپنے سر پا کو جو دھونڈھے تو نہ پائے

چاہیں تو فلک بیضہ ہو اور بیضہ فلک ہو
حیوان ہو انسان اور انسان ملک ہو

اب دیکھئے جو کام علی سے منسوب کئے گئے ہیں وہ سب خدا کے کام ہیں۔ اور شیعہ لوگ اس قسم کی تعریف علی کی سُنکر بڑے خوش ہوتے۔ مگر ذرا نہیں سوچتے کہ اس طرح کی مبالغہ آمیز باتیں تعریف میں نہیں بلکہ کفر میں داخل ہیں۔ باوجود اسکے مسیحیوں پر جو اپنے اعتقادات کو خدا وند مسیح کی نسبت کتب مقدسہ سے ثابت کرتے ہیں زبان طعن دراز کرتے ہیں کہ "یہہ لوگ کافر ہیں کیونکہ مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں"۔

مسیح کا جی اٹھنا

اور

وہ کس بات پر دلالت کرتا ہی

اب ہم پطرس کی گواہی پر۔ جیسا کہ اُسنے خود اپنے پہلے خط میں قلمبند کی غور کرنیکو آگے بڑھتے ہیں عہد جدید کی یہہ ایک معتبر کتابوں میں سے ہی۔ اور زمانہ حال کے طوفان بے اعتقادی کے ایام تک بلا اعتراض رہی ہی۔ جبکہ ہم پطرس کی گواہی پر بحث کرتے ہیں۔ ہم کو یاد رکھنا ضرور ہی۔ کہ وہ ایک رسول اور ہمارے جی اُٹھے نجات دہندہ کا بچشم دیدہ گواہ تھا۔ اور جس کو خداوند نے اپنی ایک خاص رویت بھی بخشی تھی۔ وہ ظاہر کرتا ہو کہ "خدا باپ نے اپنی بڑی رحمت سے ہم کو یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے باعث۔ زندہ اُمید کے لئے سر نو پیدا کیا"۔ پہلا باب ۳۔ آیت۔ پھر وہ کہتا ہی۔ "خدا نے اُسکو مُردوں میں سے جلایا۔ اور جلال بخشا۔ تاکہ تمہارا ایمان اور بھروسا خدا پر ہو"۔ ۱ باب ۲۱۔ آیت۔ پھر کہتا ہو کہ "بپتسما۔ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلے۔ اب ہم کو بھی بچاتا ہی"۔ ۳-۲۱۔ پس یہہ بات بالکل یقینی ہی۔ کہ پطرس جو جی اُٹھے خداوند کا بچشم دیدہ گواہ ہی۔ اُسکے جی اُٹھنے کی اپنے خط میں صاف گواہی دیتا ہی۔ اور اسکو ہر کہیں ایک بنیادی۔ اور ایک مشہور حقیقت تسلیم کرتا ہی ✦

پطرس بچشم دیدہ گواہ کی شہادت سے گذر کر ہم یوحنا بچشم دیدہ گواہ کی گواہی تک پہنچتے ہیں۔ جو اُسنے مکاشفات میں دی ہی۔ اس گواہی پر زور دینے کے لئے ہم ایک خاص سبب رکھتے ہیں۔ کیونکہ یاد ہوگا کہ یہہ عہد جدید کی ان پانچ کتابوں میں سے ہی۔ جنکو ہمارے

زمانہ میں سب سے بڑے نکتہ چین لوگوں نے تسلیم کرلیا ہے۔ انہیں کی سند پر ہم بھی یقیناً اُسکو اصلی اور صحیح قبول کرتے ہیں۔ اور وہ ۹۶ء کے قریب لکھی گئی ہے۔ پس ہم سوال کرتے ہیں کہ اس کتاب میں جسکو مخالفین بھی یوحنا کی اصلی تصنیف قبول کرتے ہیں۔ ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے کے لئے ہم کو کیا گواہی ملتی ہے؟ بلاشک ہم ایسی گواہی پاتے ہیں۔ پہلے باب ۵۔ آیت میں وہ یسوع کو "مرکے جی اُٹھوں میں پہلوٹھا" کہتا ہے جسکے معنی برعکس تمام ہوشیار اور خاص بحث ومباحثہ کے یہہ ہی ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ ہی پہلا تھا۔ جو مُردوں میں سے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے جی اٹھا ہے۔ پھر اُسی باب کی ۱۸۔ آیت میں وہ جلالی یسوع کو یہہ فرماتا ہوا ظاہر کرتا ہے کہ "میں مؤا تھا اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں اور عالم غیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں"۔ اسیطرح ہم ۲ باب ۸۔ آیت میں پڑھتے ہیں کہ "وہ جو اوّل اور آخر ہے۔ اور مؤا تھا اور پھر جی اُٹھا ہے یے باتیں کہتا ہے"۔ پس کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ یے آیات صاف صاف ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اس کتاب کے اکثر مقاموں میں یہہ ہی بات مستتر ہے۔ المختصر یوحنا جو عزیز شاگرد اور چشم دیدہ گواہ ہے۔ اس کتاب میں جسکو نہایت مخالف عالموں نے اصلی تسلیم کرلیا ہے۔ مسیح کے جی اُٹھنے کی صاف گواہی دیتا ہے۔

پولوس کی گواہی پر لحاظ کرنے میں ہم صرف اُنہیں باتوں کا ذکر کرینگے۔ جو اُسکے پہلے چار نامہ جات میں موجود ہیں۔ اور جنکا اصلی ہونا جرمنی۔ فرانس۔ اور انگلستان کے نہایت نکتہ چین لوگوں نے بلاحجت تسلیم کرلیا ہے۔ یہہ کچھ ضرور نہیں کہ ہم اس حقیقت کی نسبت حوالے کلیتاً پیش کریں۔ کیونکہ رومیوں کے خط سے شروع کرکے گلاتیوں کے آخر تک ایسے حوالے بکثرت موجود ہیں جو کامل اور صاف ہیں۔

وہ مقام جو خاص ہماری توجہ کے لایق ہے پہلے قرنتیوں ۱۵ باب ۳ سے ۸۔ آیت تک ہے۔ "کیونکہ میں نے اوّل باتوں میں وہی تمکو سونپی جو میں نے بھی پائی۔ کہ جیسا کتابوں میں لکھا ہے مسیح ہمارے گناہوں کیواسطے موا۔ اور گاڑا گیا۔ اور تیسرے دن کتابوں کے موافق جی اُٹھا اور کیفاس کو۔ اور اسکے بعد بارھوں کو دکھائی دیا۔ بعد اسکے پانچ سو بھائیوں سے زیادہ تھے جنہیں وہ ایک بار دکھائی دیا۔ اکثر انمیں سے ابتک موجود ہیں۔ پر کئی ایک سو گئے۔ پھر یعقوب کو دکھائی دیا۔ پھر سارے رسولوں کو۔ اور سب کے پیچھے مجھکو بھی جو ادھورے دنوں کا پیدا ہوں دکھائی دیا"۔

اب اس عبارت کی گواہی بہت صاف اور باموقع ہے۔ پولوس کو ان رسولوں اور شاگردوں سے باہمی گفتگو کرنے کے لئے خاطر خواہ موقع ملتا تھا۔ وہ گلاتیوں کے پہلے باب اور دوسرے باب میں کہتا ہے کہ اُسنے کیفا۔ یعقوب۔ اور یوحنا کے ساتھ نہایت قربت حاصل کی۔ جو یروشلم میں گویا کلیسیا کے ستون تھے۔ اور اپنی انجیل کا انکی انجیل سے مقابلہ کیا۔ لیکن چونکہ مسیح کا جی اٹھنا تمام مسیحی عمارت کی محراب کا ڈاٹ تھا۔ لہذا یقینی امر ہے۔ کہ غور کرنے کے لئے صدر مسئلہ ضرور یہہ ہی ہوا ہوگا۔ بہرطور اسکے کچھ شک نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ پولوس رسول عبارت صدر میں اسی گواہی کا بیان کرتا ہے۔ جو اُسنے رسولوں اور اوّلین شاگردوں سے پائی تھی۔ سوپر نیچرل ریلجن کا مصنف کہتا ہے کہ "اسمیں شک نہیں ہو سکتا کہ پولوس کو ایسی رویتوں کے واقع ہونیکی نسبت کہا گیا"۔ اور اشتراؤس بھی کہتا ہے کہ "یہہ بات پولوس رسول نے پطرس یعقوب۔ اور شاید اوروں سے بھی۔ جو اس امر سے تعلق رکھتے تھے سُنی تھی۔ اور یہہ سب بلکہ پانچ سو بھی بخوبی معتقد تھے۔ کہ انہوں نے یسوع کو جو مر گیا تھا۔ اور پھر جی اٹھا۔ دیکھا تھا"۔ یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ رسول موصوف پہلے خود ایک ستانیوالا۔ اور مسیحی شہیدوں اور معترفوں کی سیدھی الٹی تحقیقات کرنے میں مشاق تھا۔ ایسا کہ مسیح کے جی اُٹھنے کی بابت مسیحیت کے دوستانہ اور مخالفانہ پہلو سے سب باتیں جانتا تھا۔ پھر یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ پولوس رسول اس مقام میں اُن مخالفوں سے سروکار رکھتا ہے۔ جو مسیح کے جی اٹھنے کی تعلیم کے منکر تھے۔ اور جو بہر وجہ نہایت مشتاق تھے۔ کہ اگر ممکن ہو۔ اسکے بیان کی تردید کریں۔ پس ہم یہاں ایک ایسے شخص کا بیان پاتے ہیں جو بلاشک مسیح کا ہمعصر۔ پہلے ایک ستانیوالا۔ اور پیچھے ایک رسول ہوکر سب حقیقتوں سے خوب آگاہ تھا۔ اور یہہ بیان ایک ایسے اعلیٰ ترصفت کے گواہ سے کیا گیا۔ کہ جسنے اپنی گواہی کی خاطر سب کچھ چھوڑا۔ اور جو اُس کے لئے ہر وقت مرنیکو مستعد تھا۔ اور بالآخر اسکے لئے اپنی جان دی۔ ہم اس سے زیادہ اعلیٰ ترکونسی گواہی پا سکتے ہیں؟ (باقی دارد)

مراسلات

نیٹو کرسچن ایجوکیشنل کمیٹی شکارپور

سندھ

بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ اس چھوٹی سی کلیسیا نے دیسی عیسائیوں کی تعلیم کے بڑے کام میں مدد دینا شروع کیا۔ اور چندہ جمع کرکے سیونگ بینک میں جمع

کیا ہی۔ آنخداوند اُنہیں برکت دے اور تعداد ممبران کلیسیا کو بڑھائے۔ دوسری بڑی بڑی کلیسیاؤں سے بھی التجا ہی کہ اِس اشد ضروری کام میں ہاتھ لگائیں +

بندہ صفدر علی

نیٹو کرسچن ایجوکیشنل فنڈ

کی بابت

فہرست چندہ

اور

اُسکی نسبت سوال و جواب

جن جن مسیحی بھائیوں کے دلوں کو خداوند خدا نے اس نہایت ضروری کارِ خیر میں شامل ہوکر مدد کرنے کے لئے اُبھارا ہی۔ جو زرِ چندہ دیا چاہتے۔ اور اُس کی نسبت جناب ایڈیٹر نورافشاں سے کچھ پوچھا ہی جنکی بابت ایڈیٹر صاحب نے اخبار نمبرہ ۳۳ مورخہ ۲۷۔ اگسٹ کے صفحہ ۳ کے کالم ۱ و ۲ میں اطلاع دی ہی۔ اُن سب صاحبوں کی خدمت میں شکرگذاری کے ساتھ گذارش ہی۔ کہ

آنخداوند کے فضل سے وقت آن پہنچا ہی کہ بہت جلد سوسئیٹی ترقیِ تعلیم و تربیت مسیحیان ہند* قایم اور اسکے کارروائی کے قواعد منظور ہوکر مشتہر ہوںگے تو بھی اس سے پہلے اُن بھائیوں کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ چندہ دو قسم کا ہی۔ ایک عام۔ وہ سوسئیٹی مذکور لیگی۔ اور ایجوکیشنل فنڈ میں جمع کریگی جسکے سود سے تعلیم اور تربیت مسیحیوں میں مدد دیجائیگی۔ دوسرا چندہ خاص وہ بھی دو قسم کا ہوگا۔ ایک وہ جو خاص کسی شخص کی تعلیم یا کسی کام تعلیمی کے لئے کوئی جمع کرنا چاہے۔ وہ بھی اُسی سوسئیٹی کی تحویل میں رہیگا۔ اور چندہ دینیوالے کی ٹھیک ہدایت کے موافق خرچ کیا جائیگا۔

تیسرا چندہ کسی خاص مقام کے عیسائیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایسا چندہ اُسی مقام کی ایجوکیشنل کمیٹی کے پاس جمع کرنا چاہئے۔ اگر اُس مقام پر کمیٹی نہ ہو تو چندہ دینیوالا آپکو ممبر اُس جگہ کی کمیٹی کا سمجھکر زرِ چندہ سیونگ بینک میں جمع کرتا جائے۔ اور اس سوسئیٹی میں اطلاع دیتا جائے +

جن جن صاحبوں کو چندہ اس سوسئیٹی میں بھیجنا ہو خوشی سے بھیجیں۔ لینے کو میں جھولی لئے کھڑا ہوں۔ شکرگذاری سے لونگا اور امانت رکھونگا۔ اگر روپیہ بھیجنے میں دیر ہو تو مقدار زرِ چندہ سے اطلاع دیں۔ کہ درج فہرست کروں۔ کچھ پوچھنا ہو تو خوشی سے پوچھیں بڑی خوشی سے جواب لکھونگا +

راقم۔ صفدر علی۔ انچارج سکرٹری سوسئیٹی ترقیِ تعلیم و تربیت مسیحیان ہند۔

بڑی بیدینی کی خبر جو آخری دنوں میں ہوگی

انجیل کی پیشین گوئی۔

تو یہہ جان رکھہ کہ آخری دنوں میں بُرے وقت آوینگے کیونکہ آدمی خودغرض۔ زردوست۔ لاف زن گھمنڈی۔ کفر کرنیوالے۔ ماباپ کے نافرمانبردار۔ ناشکر ناپاک۔ بیدرد۔ کینہ ور۔ تہمتی۔ بدپرہیز۔ بیرحم۔ نیکی کے دشمن۔ دغاباز۔ بے لحاظ۔ پھولنے والے۔ خدا کے چاہنے کی بہ نسبت عشرت کے زیادہ چاہنے والے اور دینداری کی صورت میں ہوکر اسکی قدرت کا انکار کرینگے۔ تو ایسوں سے دور رہ۔

۲ طمطاؤس کا ۳ باب ۱ سے ۶ آیت تک

مندرجہ بالا برائیوں کی فہرست پڑھکر بے ساختہ دل میں خیال آتا ہی۔ کہ رسول نے پیشینگوئی کے طور پر یہہ باتیں ہمارے ہی زمانہ کے حق میں کہی تھیں کیونکہ ان سب برائیوں کا رواج و عملدرآمد آجکل کثرت سے ہوتا جاتا ہی۔ اگر مذکورہ بالا برائیوں میں سے ایک ایک کو لیا جاوے۔ اور آجکل کے موجودہ لوگوں کے احوال اور چال چلن رفتار و گفتار میں انکی تلاش کیجائے تو ممکن نہیں کہ انمیں سے کسی کی کمی پائی جائے۔ بلکہ یہہ سب گناہ بڑھ چڑھکر پائے جائینگے۔ اب ذرا بغور و تامل دیکھینگے۔ کہ در حقیقت یہہ پیشینگوئی اِس ہی زمانے پر صادق ٹھہرتی ہی یا کہ اس سے بدتر کوئی زمانہ آنیوالا ہی۔ جسکی بابت رسول یہہ فرماتا ہی +

عنقریب تمام کتابیں اور مذہب اسبات کے مقر ہیں کہ یہہ آخری زمانہ ہی۔ ہندو لوگ چار جگ بتاتے ہیں یعنی ست جگ۔ دواپر۔ ترتیا۔ اور کل جگ۔ اور کہتے ہیں کہ تین جگ پہلے تو گذر چکے ہیں۔ اور اب یہہ کل جگ جاتا ہی۔ جسکو وہ ایسا بُرا مانتے ہیں کہ اسمیں کسی رشی نے پیدا ہونا منظور نہ کیا۔ بلکہ اس سے دور بھاگتے رہے۔ مسلمان بھی اسکو آخری زمانہ بتاتے ہیں۔ اور کفر و شرک کی زیادتی بیان کرتے ہیں۔ انجیل مقدس میں یہہ علامتیں بتلائی گئی ہیں۔ تو جانو کہ یہہ آخری زمانہ ہی۔ اب ایک شخص سے لیکر دیہاتوں قصبوں اور شہروں بلکہ تمام ملکوں کے حالات کو دیکھو تو فوراً یہہ علامتیں پائی جائینگی۔ تو پھر اس زمانے کے آخری ہونے میں کیا شک ہی +

اس زمانے میں خودغرضی بھی درجہ حد تک بڑھگئی

* Society for promoting the Native Christian Education.

ہے۔ جسکو دیکھو صرف اپنا ہی نفع ڈھونڈھتا ہے۔ دوسرے کا چاہے کتنا نقصان ہی کیوں نہ ہوتا ہو۔ دنیا کا تو کیا ذکر اگر جھوٹھی تعلیم اور اعتقاد سے دوسروں کی روحیں سیدھی دوزخ میں بھی جاتی ہوں تو جائیں۔ لیکن اپنے ٹکے سیدھے کرنے سے کام ہے۔ اپنی خودغرضی سے اپنا پیٹ بھر لینا مُرید چاہے دوزخ کو جائے چاہے بہشت کو جائے یہہ خاصکر اسی زمانے کی خوبی ہے ✦

اس زمانے میں زر دوست بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ جھوٹھ۔ فریب۔ دغا۔ مکر۔ مستی۔ چوری اور خون سے زر حاصل ہو جائے۔ تو سب کچھ کرنے پر تیار ہیں۔ ہاں دنیا کی عزت۔ حرمت۔ شان و شوکت عیش و عشرت۔ جسمانی و نفسانی اور شیطانی خواہشیں پوری کرنے کے لئے تحصیل زر میں دن رات دیوانہ وار مشغول رہتے۔ ایمان جائے تو جائے دین جائے تو جائے عزت جائے تو جائے لیکن زر ہاتھ لگ جائے۔ زر کے لالچ سے جو چاہئے کروالو۔ مذہب بدلوالو۔ جھوٹی گواہی دلوالو کسی کا گلا کٹوالو۔ بدہ خودکشی کروالو۔ وغیرہ وغیرہ۔ جو برائیاں کہ دنیا میں ہیں زر دوست سے کروالو۔ لیکن صرف اسکو زر کے اکٹھا کرنے سے کام ہے۔ یہہ بھی اسی زمانہ کی خوبیاں ہیں ✦

اس زمانہ کے لاف زن بھی نرالے ڈھب کے ہیں۔ جو اپنی جھوٹی اور انوکھی باتیں بنا بنا کر۔ نہ صرف دنیا کا نقصان کرتے۔ بلکہ دین و ایمان دونوں سے لوگوں کو کھوتے ہیں۔ بڑے بڑے دعوے! بڑے بڑے الہام! بڑی بڑی نبوتیں! بڑے بڑے معجزات! لیکن ان سب کی اصلیت کیا؟ صرف لاف زنی۔ گھمنڈ بھی اس زمانہ کے کچھ کم نہیں۔ آزاد گورنمنٹ۔ آزاد قانون آزاد کمیٹیاں۔ آزاد رائیں۔ بس تو سب کچھ آزادی آزاد ہے پھر بھلا بندش میں کون رہے۔ جس سے سنو یہہ ہی منہہ سے نکلتا ہے۔ میں . . . . . تمکو کیا سمجھتا ہوں۔ میں . . . . . خاکساری فروتنی ردباری کا نام بہت کم ہے۔ یہہ بھی اس زمانہ کی تجلی ہے ✦

اس زمانہ میں کفر کرنیوالے (بکنے والے) بھی کچھ معدوم نہیں۔ کفر کی باتیں جیسا کہ اس زمانے میں جاری اور مروج ہیں شاید کسی زمانے میں ہوئی ہوں کفر آمیز کلمات اکثروں کی زبان سے سُن لو۔ کفر سے بھری ہوئی کتابیں تجلی بکثرت پڑھ لو۔ کفر کے گیت آدمیوں اور مستورات سے سُن لو تو بھلا اس سے بڑھکر اور کوئی زمانہ ہوگا۔ کہ جسکا نام آخری زمانہ ہوگا؟ ✦

اس زمانے میں ماں باپ کے نافرمانبردار بھی ایسے ہیں کہ شاید ہی کسی زمانے میں ہوئے ہوں۔ ماں باپ کو گالیاں دینا۔ مارنا۔ عدالتوں میں نالشیں کرنا۔ یہانتک کہ مار ڈالنا یہہ بھی اس زمانے کی خوبیاں ہیں ✦

ناشکر ہونا بھی خصوصاً اس زمانے میں حد سے بڑھکر دیکھنے میں آتا ہے۔ اکثروں کو دیکھا جاتا ہے کہ اپنے معاون اور مددگار کے شکرگذار ہونیکے بجائے اُس کے دشمن بن جاتے ہیں۔ اُسکا برا چاہتے۔ اور حتی الامکان اسکی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھکر خالق کی طرف سے ازحد ناشکر ہیں ✦

اس زمانے میں ناپاک لوگوں کا شمار ازحد بڑھ گیا ہے زناکاری اور حرامکاری ازحد بڑھ گئی ہے۔ شرم و حیا کا پردہ بالکل اوٹھا دیا گیا ہے۔ افسوس کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے کوئی بندوبست اس بُرائی کا نہیں ہے۔ جسکے سبب سے اس بُرائی کو روزافزوں ترقی ہے۔ کروڑہا نوجوان اپنے بچپن ہی سے ناپاکوں کی صحبت اختیار کرکے بگڑ جاتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ یہہ ملک ناپاکی اور حرامکاری سے بھرتا جاتا ہے۔ شہروں میں جاکر دیکھو تو ناپاک آدمیوں اور عورتوں کے غول کے غول اُدھر اُدھر پھرتے نظر آتے ہیں۔ اور بازاروں ٹوک شرارت اور ناپاکی کا بازار گرم ہے۔ ہائے افسوس! کہ یہہ کیسے بُرے دن ہیں۔ کیا انسے بڑھکر اور آخری دن ہونگے؟ ✦

بیدرد لوگ بھی اس زمانے کے عجیب ہیں۔ خداپرستی کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہیں اور جھوٹ اور کذب کو دیدہ و دانستہ اختیار کر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ راستی اور حقیقت کو جانتے اور سمجھتے ہیں اور بُرے کاموں کا انجام ابدی ہلاکت اور دوزخ ابدی مانتے ہیں پھر بھی اُسی گناہ اور نجاست کے راستہ پر چلے جاتے اور ایسے بیدرد ہوگئے ہیں۔ کہ اپنی جانوں کا ذرہ بھی خیال نہیں کرتے۔ اور آنیوالے غضب سے مطلق نہیں بھاگتے۔ یہہ ایسا ہے جیسا کوئی احمق جان بوجھ کر جلتی آگ میں کود پڑے۔ اور بھسم ہو جائے ✦

اس زمانہ میں کینہ وری بھی کم نہیں۔ دیکھو یہہ آئے دن کے فساد جو کسی نہ کسی قوم کے درمیان شعلہ آتش کیطرح بھڑک اُٹھتے ہیں کینہ کے سبب نہیں تو اور کیا ہیں۔ اس زمانے کے تہمتی بھی اصل تہمتی ہیں۔ عدالتوں کی کارروائی سے جو شخص واقف ہے وہ جانتا ہے کہ کتنے مقدمات صرف تہمت سے ثابت ہوتے ہیں۔ چار گواہ بنائے جھٹ مقدمہ دائر کردیا جھوٹے نکلے تو کچھ مواخذہ نہیں اگر جیت گئے تو ضرور ڈگری مل ہی جائیگی۔ بہت ناکردہ گناہ تہمت سے سزایاب ہو جاتے ہیں۔ یہہ بھی اس زمانے کی خوبی میں داخل ہے ✦

اس زمانے کے بدپرہیز اپنی بدپرہیزی میں یہانتک بڑھ گئے ہیں کہ دیندار لوگوں نے اپنی سعی و کوشش سے پرہیزگاری کی جماعتیں بنانے میں بڑی بڑی محنتیں اُٹھائی ہیں۔ لیکن بدپرہیز لوگوں نے پرہیزگاری کے توڑنے میں کوئی بھی کوشش نہیں چھوڑا۔ شرابخوری۔ چرس۔ بھنگ۔ چنڈو۔ گانجھا۔ تاڑی۔ وغیرہ وغیرہ کے پینے

میں بڑی ترقی کی ہو۔ آجکل افیون کھانیکا رواج تمام ملکوں میں پھیل رہا ہو اسکے واسطے بھی دیندار لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ یہہ بلا اس ملک سے ہٹائی جائے۔ افسوس کہ یہہ جانکاہ چیزیں بُری طرح سے ملک میں پھیلتی جاتی ہیں اور ملک برباد ہو رہا ہو ❊

اس زمانے کے بیرحم بھی بڑھکر ہیں۔ جہاں خود غرضی۔ گھمنڈ۔ کینہ اور تہمت دہی وغیرہ وغیرہ برائیاں ہوں تو وہاں رحم کا کیا ذکر۔ جس میں ایسی خرابیاں ہوں اسمیں رحم کہاں رہیگا ❊

اس آخری زمانے میں نیکی کے دشمن بہت ہیں۔ نیکی اور بدی کی مثال روشنی اور اندھیرا ہو سکتے ہیں۔ جہاں روشنی ہو وہاں اندھیرا نہیں ہو سکتا۔ جہاں اندھیرا ہو وہاں روشنی نہیں ہوتی۔ روشنی اندھیرے کی دشمن ہو اور اندھیرا روشنی کا۔ اسیطرح بد لوگ نیکوں اور نیکی کے دشمن ہیں۔ اس ملک میں سب سے اول مسیحی مذہب کی تعلیم کے ساتھ مدارس کھولے گئے۔ اور محکمہ تعلیم جوابتک ہو مطلق نہ ہونے سے تمام تعلیمی کام مشنری صاحبان کے متعلق تھا۔ سو پادری صاحبان نے اس ملک میں علم کی روشنی بخوبی پھیلائی۔ اور اب جبکہ کسیقدر مشن کے ذریعے سے فیض پا چکے۔ اور دیگر مدارس بھی کھل گئے تو اب لوگ عیسائی مدارس کی مخالفت کرتے ہیں اور بڑی سرگرمی اور جوش سے رائے دیتے ہیں کہ مشن اسکولوں میں اپنے لڑکوں کو نہ بھیجو۔ کیا یہہ نیکی کے دشمن بننا نہیں؟ پادری صاحبان نجات کی بیش بہا خبر کے دینے میں محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں لیکن اس ملک کے لوگوں کی طرف سے کیسے سلوک ہوتے ہیں۔ وہ تو انکی جانوں کی نجات کی فکر کرتے۔ لیکن یہہ اُنکے جانی دشمن بن جاتے۔ اور مخالفت پر آمادہ ہو جاتے۔ یہہ تو سب سے زیادہ نیکی کے دشمن بننا ہو۔ یہہ بھی اسی زمانہ کی خوبی ہو ❊

دغابازی میں بھی یہہ زمانہ پچھلے زمانہ سے بڑھگیا ہو اسکی تشریح کی ضرورت نہیں خود ہی دیکھ لو ❊

بے لحاظی بھی اس زمانے میں ازحد فروغ پر ہو نہ بیٹے کو باپ کا اور نہ بیٹی کو ما کا لحاظ ہو۔ نہ اُستاد کا لحاظ شاگرد کرتا ہو اور نہ گرو کا چیلہ کرتا ہو۔ یہہ بھی اسی زمانہ کی خوبی ہو ❊

پھوٹنے والے بھی اس زمانہ میں کثرت سے ہیں نام لینے کی ضرورت نہیں بڑے بڑے ناحق پھوٹنے والے اس زمانے میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ خدا کے چاہنے کی بہ نسبت عشرت کے زیادہ چاہنے والے۔ اس زمانہ میں کثرت سے دیکھے جاتے ہیں۔ دنیا کی عیش عشرت کے خواہاں بہت لیکن خدا کی بندگی اور پرستش کے خواہاں بہت کم ہیں۔ ایسے لوگ دینداری کی صورت میں ہو کر اسکی قدرت کا انکار کرتے ہیں۔ رسول طیطاوس کو نصیحت کرتا ہو کہ تو ایسوں سے دور رہ۔ جو خدا کا بندہ ہو اُسے ضرور ہو کہ ان سب لوگوں سے جنکا ذکر اس فہرست میں آگیا ہو دور رہے ❊

اس زمانے میں ان تمام باتوں کو ہوتے دیکھ کر یقین ہوتا ہو کہ ضرور یہہ آخری زمانہ ہو۔ اور جب آخری زمانہ ہو تو ہمارے خداوند کا آنا بھی نزدیک ہو جسمیں وہ آکر ہزار سال بادشاہت کریگا۔ اور پھر دنیا کی عدالت کریگا۔ اور تمام برائی کو اور شیطان کے کاموں کو نیست کریگا۔ اس زمانہ کی بیدینی میں دینداروں کو ہوشیاری سے چلنا چاہئے اور محنت سے خداوند کے آنے کی خبر دینی چاہئے۔ تاکہ جب خداوند آوے وہ اُسکے ساتھ ملاقات کرنے کو تیار رہوں اور اپنی محنتوں کا بدلہ پائیں افسوس گنہگاروں پر جو اُسوقت ہلاک ہونگے ❊

راقم۔ جے۔ ایس

ایک محمّدی واعظ

لکھنؤ میں ایک انجمن بنام حجۃ الاسلام چندروز سے قایم ہوئی ہو۔ جسکی طرف سے ایک مولوی صاحب اشاعت و منادیِ اسلام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں ؛ یہہ مولوی صاحب بہت روز تک چوک گول دروازہ پر وعظ کرتے رہے۔ جہاں ایک مرتبہ آریہ سماج والوں سے تکرار ہوتی ہوتی رہگئی ؛ چند روز سے مولویصاحب کو معلوم ہوا کہ مسیحی واعظ قیصر باغ کے پھاٹک پر انجیلی بشارت بروز شنبہ شام کیوقت دیا کرتے ہیں ؛ پس مولوی صاحب وہاں آموجود ہوئے۔ اور حسب عادت ایک مونڈھے کے منبر پر کھڑے ہو کر انجیل مقدس پڑھ پڑھ کے جاہل محمدیوں کو خوب سُناتے اور اپنی من گھڑت تفسیر کرتے رہے اس مقام پر یہہ منادی خاصکر چرچ مشن کا نگرگیش کے دیندار مسیحی مرد اور عورتوں کیطرف سے ہوا کرتی ہو جسکے مسٹر فلپ مُلازم ایجنٹ آفس ایک لایق اور دیندار خداترس شخص منتظم ہیں۔ اور مس وال صاحبہ مستورات کی ہیڈ ہیں۔ جو خاصکر شدت گرمی کے باعث۔ مولوی صاحب مذکور کے قیصر باغ کے پھاٹک پر وعظ کرنے سے دو تین ہفتے پیشتر موقوف تھی ؛ میں نے بھی مولوی صاحب کے وعظ سننے کا قصد کیا۔ اور ایک روز اپنے دفتر سے آتے ہوئے دیکھا۔ کہ وہ مونڈھے کے منبر پر کھڑے ہوئے کچھ شور و غل مچا رہے ہیں۔ اور ایک دیسی مسیحی کو ازحد تنگ و پریشان کر رکھا ہو ؛ وہ بیچارہ مولوی صاحب سے کہہ رہا تھا کہ دیکھو اُس محمدی نے ناحق مجھکو گالیاں دیں اور میں آپ سے بحث کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ لیکن مولوی صاحب اسکو زبردستی پکڑ پکڑ کر روکتے تھے ؛ میں مولوی صاحب کے طرز کلام پر غور کرتا رہا۔ انکا اصل مطلب یہہ تھا کہ یہہ انجیل اصل انجیل نہیں ہو ؛ اسپر میں بول اُٹھا کہ

وہ اصل کہاں ہو؟ اگر آپ کے پاس ہو تو مجھے دکھلایئے "
مولوی صاحب نے جواب دیا کہ "اگر تم ہم سے آدم و نوح و ابراہیم کو طلب کرو تو ہم انہیں کہاں سے دکھلا سکتے ہیں" کیا معقول جواب دیا! آج کل مولویوں کا یہہ حال ہو۔ پھر کیوں نہ پادری کھڑک سنگھ وسوہن لال اور پادری ٹیفر اُنکے سامنے شکست کھائیں اور لاجواب ہو جائیں؟ لیکن اہل دانش کے نزدیک ایسے جوابات محض اُنکی نادانی و تعصب پر دلالت کرتے ہیں۔ میری رائے میں ایسے جھگڑالو اور بیہودہ گو محمدی واعظوں کے ساتھ مسیحیوں کو گفتگو اور بحث کرنا بجز تضیع اوقات کے اور کچھ کسی صورت سے مفید متصور نہیں ہو سکتا " میں مولوی صاحب کا یہہ جواب سنکر چُپ ہو رہا " اب آنحضرت کا طریقہ یہہ ہو کہ جہاں کہیں سُنا کہ آج عیسائی لوگ فلاں مقام پر منادی کرینگے وہیں جا موجود ہوتے ہیں۔ اور وہی طرز کلام اختیار کر رکھا ہو کہ یہہ انجیل اصل انجیل ہی نہیں ہو۔ ایسی باتوں کا کیا جواب دیا جائے ؟ ہفتہ گذشتہ کو بھی دیکھا گیا کہ مولوی صاحب مذکور دو نوجوان محمدیوں کو ساتھ لئے کوونے پھاندتے بغل میں چھتری دبائے حضرت گنج کی طرف جھپٹے چلے جاتے تھے۔ کیونکہ وہاں شام کو منادی ہونیوالی تھی۔ لیکن انکو معلوم ہو گیا ہو کہ خواہ کتنا ہی زور ماریں وہ خدا کے کام کو روک نہیں سکتے *

راقم ایک خاکسار عیسائی از لکھنؤ

چالاک بہروپیا

تھوڑے دن ہوئے۔ کہ ایک محمدی شخص جسکا نام نبی بخش ہو۔ ڈاکٹر ورخا صاحب کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں کپتان پال صاحب چہارم گورکھا پلٹن کا ملازم ہوں۔ شملہ کو جا رہا ہوں۔ امرتسر اور لاہور کے مابین میرا روپیہ لٹ گیا ہو۔ میری مدد کرو۔ ڈاکٹر صاحب کو کچھ شک ہوا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ میں کچھ نہیں دیتا " مس صاحبہ کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت مس پارسلی صاحبہ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ میں بکلوہ کے ایک لفٹنٹ صاحب کا ملازم ہوں۔ میں صاحب کے ساتھ لاہور تک گیا۔ وہاں سے صاحب کشمیر کیطرف روانہ ہو گئے ہیں۔ اور مجھکو وہیں روپیہ خرچ دیا۔ کہ جاکے میم صاحبہ کو شملہ سے لے آؤں۔ جب میں امرتسر اور لاہور کے درمیان ریل میں تھا کسی نے میرے روپئے چُرا لئے۔ میری تنخواہ اور وہ دس روپئے وغیرہ کوئی لے گیا ہو۔ بہت تلاش کی۔ پر کچھ نہیں ملا " اب چونکہ میرے پاس کچھ خرچ نہیں۔ پیدل شملہ کو جاتا ہوں۔ یہاں آکر سُنا کہ مس صاحبہ ابھی تک یہاں ہی ہیں تو آپ کے پاس مدد کے واسطے آیا ہوں *

مس صاحبہ نے اوّل تو یقین نہ کیا۔ پھر اس کے رونے پر اور اسکی شکل سے خیال کر کے اسے پانچ روپئے دیئے *

وہی حضرت یہاں سے روانہ ہو لودیانہ پہنچے۔ اور وہاں مرگن ہنیفلڈ صاحبہ کے پاس جاکر کہا کہ میں پارسلی صاحبہ کا نوکر ہوں۔ اور لودیانہ سے جنڈیالہ کو جا رہا ہوں میرے روپئے کھو گئے ہیں " وہاں سے تین روپئے اُڑائے * وہانسے حضرت شملہ پہنچے۔ اور پادری ٹامس اڈورڈ صاحب کو کہا کہ میں مس پارسلی صاحبہ کا نوکر ہوں۔ اپنے بھائی کو ملنے آیا تھا۔ ایک ماہ کی رخصت لے کے آیا ہوں۔ اب واپس جانے کو ہوں کہ لٹ گیا ہوں " چار روپئے پادری صاحب سے لئے *

پھر ایک اور صاحب کے پاس جاکر مس صاحبہ کا نام لیا۔ اور وہاں سے دو روپئے اور مارے *

یہہ نئی قسم کے ٹھگ نکلے ہیں۔ دیکھئے دُنیا میں کہانتک نئی نئی ٹھگی نکلتی آتی ہو *

مس پارسلی صاحبہ نے پادری صاحب کو بذریعہ تار خبر دی ہو۔ کہ وہ بدمعاش گرفتار کیا جاوے۔ غالباً اُمید ہو کہ وہ پکڑا جاویگا *

پر جبتک کہ وہ حضرت پولیس کے قابو میں نہیں آتے تبتک یہہ خطرہ ہو کہ وہ کسی اور صاحب کو ٹھگیگا *

ناظرین ذرا ایسے ایسے بدمعاشوں سے ہوشیار ہو جاویں۔ اگر کسی صاحب کو وہ ٹھگ ملجاوے تو ضرور اسے پولیس کے حوالہ کریں۔ مقدمہ کی پیروی کی جائیگی *

(اسکا حلیہ یہہ ہو)

نام نبی بخش۔ رنگ گندمی۔ قد درمیانہ۔ داڑھی چھوٹی چہرہ پتلا۔ سر پر رومی ٹوپی۔ پاؤں میں بوٹ۔ ٹانگوں پر پہاڑی پٹی باندھی ہوئی *

اگر کچھ اور حال معلوم ہوا۔ تو ناظرین کو اطلاع دیجائیگی *

راقم۔ وارث الدین جنڈیالہ

واقعات و حوادث

بمبئی کی انتھروپولوجکل سوسائٹی کے جرنل کے ایک نمبر میں۔ جسکے ایک فقرہ کا اشارہ اخبار میں میں کیا گیا ہو۔ یوں لکھا گیا ہو کہ سال گذشتہ کے درمیان اُس شہر میں بچہتر وارداتیں خودکشی کی واقع ہوئیں پینتالیس خودکشیاں اہل ہنود میں ہوئیں۔ جنمیں قریب نصف کے عورتیں تھیں " ان خودکشیوں کی وجہیں غم۔ غصہ۔ اور بیماری بیان کی گئی ہیں " اسطرح کے غصہ کا کوئی خاص سبب نہیں بتلایا گیا۔ لیکن حقیقت ایک

پُر اشارہ ہو:: کیا یہہ ایک طبعی نتیجہ اس کم قدر پوزیشن کا نہیں ہو۔ جسمیں مذہب ہنود نے اپنی مستورات کو گھٹا دیا ہو؟ جب خیال کیا جاتا ہو۔ کہ انگنت بیس ملین نوجوان عورتیں اور لڑکیاں زنانوں کے اندر ایک واقعی قید میں اپنی زندگی بسر کرنیکے لئے فتویٰ دیگئی ہیں۔ اور کہ انسانی پُروسواس روایتوں کے سبب ایک ہندو بی بی صرف ایک باندی کے موافق ہو۔ جو اپنے خاوند کے ساتھ ہم طعام نہیں ہو سکتی۔ نہ اُسکی خوشیوں اور شغلوں میں شریک ہو سکتی ہو۔ اور کہ ہندو مذہب کے قوانین جو نا اُمیدی سے پُر۔ اور فرقہ اناث کو مرتفع کرنے۔ پاکیزگی بخشنے اور تسلی دینے میں قاصر ہیں۔ تو کچھ تعجب نہیں کہ نا اُمیدی و پریشانی کی حالت میں وہ غریب مخلوق اپنی بربادی پر مایل ہو جاتی ہیں*

بمقام ٹریوس خداوند مسیح کے کوٹ کی زیارت کو جو آجکل رومن کیتھولک عیسائی قریب بیس لاکھ کے جمع ہو رہے ہیں۔ اخبار عام اسکی نسبت یہہ معلوم کرنیکا منتظر ہو کہ یہاں کے پادری لوگ اس کوٹ کی زیارت سے گناہوں کی معافی کی نسبت کیا رائے رکھتے ہیں:: ہم بلا پس وپیش اپنی رائے اخبار عام اور دیگر معاصرین کو یقین دلانے کے لئے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ خواہ رومن کیتھولک یا پروٹسٹنٹ عیسائی کوئی کیوں نہ ہو۔ اگر یہہ عقیدہ رکھے کہ کسی کوٹ وغیرہ کی زیارت و مس کرنے سے (اگرچہ وہ فی الحقیقت خداوند مسیح کا ہو تو بھی) معافی گناہ حاصل ہوگی۔ سخت غلطی اور بھول میں گرفتار ہو۔ معافی گناہاں کے لئے صرف مسیح خداوند کے بیش قیمت لہو پر جو صلیب پر بہایا گیا ایمان رکھنا کافی ہو۔ ہمارے نزدیک رومن کیتھولک لوگوں کا یہہ کام محض ایک بدعت سیہ ہو۔ اور پریسٹ لوگوں نے روپیہ فراہم کرنے کا ایک ڈھنگ گھڑ لیا ہو۔ ورنہ محمدیوں کے محمد صاحب کے جبہ اور موئے مبارک کی زیارت سے زیادہ وقعت کے قابل نہیں ہو*

دہلی کا اخبار افسوس کرتا ہو کہ "بڑے افسوس کی بات ہو کہ ہم جس کام کو شروع کرتے ہیں اُسکو آخر تک نہیں پہنچاتے:: جو زور و شور ہماری ابتدائی کارروائیوں میں ہوتا ہو۔ اگر اُسکا ایک قلیل حصہ بھی ہمارے دلوں کو اُبھارتا رہے۔ تو ہمارے سب کام درست۔ سارے منصوبے ٹھیک۔ کُل کارروائیاں کامل۔ تمام ارادے پورے ہو جائیں۔ ہماری قوم اور ہمارا ملک اُنسے ایک معقول فایدہ اُٹھائے:: تجربہ کاروں کا خیال ہندوستان کی انجمنوں کی نسبت عموماً برخلاف ہو:: ایک ڈاکٹر لکھتا ہو کہ ہندوستان میں جمع ہو کر کسی خاص کام کو انجام تک پہنچانے کی اتنی قابلیت نہیں ہو۔ جتنی علیحدہ ہو کر کسی کام کے کرنیکی:: ہماری آنکھوں کے سامنے سیکڑوں ایسی انجمنوں کے نام پھر رہے ہیں جنکا نشان تک باقی نہیں رہا:: زمانہ کی چال دیکھکر ہم بھی چلنا چاہتے ہیں۔ مگر بہت تھوڑے زمانہ میں تھک کر جوا اُتار دیتے ہیں:: آج جہاں لیمپ کی روشنی معلوم ہوتی ہو۔ کل وہاں اندھیر گھپ دکھائی دیتا ہو:: ان باتوں کو دیکھکر بالکل مایوسی چھا جاتی ہو:: گو تمام انجمنوں کا یہہ حال نہ ہو۔ مگر اکثر انجمنیں اسی بلا میں مبتلا ہیں:: ہندوستانی طبیعتوں سے استقلال خیرباد کہہ گیا ہو۔ وہ بالکل جمہوری کاموں سے بیزار ہیں۔ جہاں دس پانچ آدمی مل کر بیٹھے۔ اور آپس کی رنجشیں رنگ لائیں۔ کام کی بُرائی بھلائی سے کچھ غرض نہیں کہنے والے سے مطلب ہو۔ اگر اُس سے کسی قسم کی شکر رنجی ہو۔ تو مخالفت ورنہ موافقت۔ خواہ وہ رائے کیسی ہی بھونڈی اور نفرت کے قابل ہو" ہماری رائے میں اس غیر استقلالی کا بھید یہہ ہو۔ کہ ہندو مسلمان جو نئی نئی انجمنیں قایم کرتے ہیں۔ وُہ عام نیک نیتی۔ انسانی ہمدردی کے خیال سے نہیں۔ بلکہ بغرض مخالفت۔ خود غرضی۔ شہرت۔ اور حوصلہ۔ مسیحیوں کی دیکھا دیکھی جاری کرتے ہیں۔ اور یوں آخر کو ناکام رہتے ہیں*

آگرہ میں ۱۲- اگست کو چند ڈاکوؤں نے وزیرپور محلہ میں آدھی رات کے وقت ایک ڈاکٹر صاحب کو جا دبایا:: انہوں نے ہاتھ پیر ہلانے اور مقابلہ کرنے کا ارادہ بھی کیا۔ مگر ڈاکوؤں نے دھمکایا کہ لو یہ اور جان گئی:: تھوڑے فاصلہ پر انکی بیوی سوتی تھی۔ اسکو دھمکا کر سب زیور لے لیا۔ اور جو کچھ نقدی تھی وہ بھی لے لی:: پھر دو بجے کے وقت ایک دیسی عیسائی بیوہ کو لوٹا:: اسکے بعد لیڈی ڈفرن ہسپتال کے زنانہ طالبعلموں کو سمجھا:: غرض اسطرح لوٹ مار کرتے ہوئے صاف نکل گئے پولیس نے کوشش بھی کی۔ دو ایک زخمی بھی ہوئے۔ مگر کوئی ہاتھ نہ آیا:: پولیس کو خبردار ہونا چاہئے ورنہ گورنمنٹ کے انتظام پر سخت دھبہ لگتا ہو + عام

کوکب ہند لکھتا ہو کہ کچھ مدت ہوئی کہ گوپال راؤ جی جوشی نے بیالیس برہمنوں کو اکٹھا کرکے اُنکو پونا کے ایس پی جی مشن میں عیسائیوں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا:: جوشی کی زوجہ نے امریکہ میں جاکر ایم ڈی کا خطاب حاصل کیا تھا:: جوشی صاحب بہت دنوں سے دین عیسوی کیطرف مایل تھے۔ لیکن اپنے ہندو بھائیوں سے الگ ہونا نہیں چاہتے تھے۔ کلکتہ بمبئی اور مدراس میں ذات کا بندھن ٹوٹتا جاتا ہو*

رفیق الاخبار بنارس رقمطراز ہو کہ کلکتہ کے تھانہ میں ایک شخص فقیرانہ صورت حاضر ہوا۔ اور بیان کیا کہ میں نے اپنی ماں کو ہوڑا اسٹیشن پر لاٹھی سے مار ڈالا ہو۔ جو مجھے امرتسر سے لینے کے لئے آئی تھی:: میں نے اُس سے کہا کہ میں فقیر ہو گیا ہوں۔ لیکن اُسنے نہ مانا اور ہمراہ لیجانے پر اصرار کیا:: میں نے ایک لکڑی اسکے سر پر چلائی اور وہ فوراً ٹھنڈی ہو گئی:: اندھیری رات تھی۔ میں نے

اسکو دریا میں پھینکدیا:: مجرم نے یہہ بھی بیان کیا کہ میں امرتسر کے بوچڑوں اور سکھوں کی لڑائی میں شامل تھا اور بندرہ بوچڑوں کو مار کر بھاگا تھا:: میرا تعلق بنارس اور شام بازار کلکتہ کے جوئے میں بھی تھا:: یہہ فقیر مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا تحقیقات ہو رہی ہے۔ لیکن بجز اسکے اور کوئی اسکے بیان کا گواہ نہیں ہے*

اخبار دارالسلطنت کلکتہ ناقل ہے کہ ایک عورت اپنا ڈیڑھ مہینے کا بچہ لیکر سات بجے شام کے سوئی تھی۔ گیارہ بجے جب اُسکی آنکھ کھلی تو لڑکے کو اپنے ساتھ نہ پایا۔ عندالتلاشی اُسکی نعش صحن مکان کے کنوئیں میں ملی قیاس کیا گیا ہے کہ وہ بچہ کسی بے عنوانی کی وجہہ سے جب ماں کی کروٹ لینے میں مرگیا تو بخوف اظہار بھیڑین کے اسکی نعش کو کنوئیں میں پھینکدیا*

سیالدہ کی پولیس کورٹ میں یکم ستمبر کو ایک بنگالی پر جرم سرقہ عاید ہوا۔ بنگالی مذکور نے چاندی کا زیور جو سوراسندر میں ایک مورت پہنے ہوئے تھی اُتار لیا۔ مالک مندر سے یہہ کہکر کہ میں تمہارا مذہب قبول کرونگا اندر گیا اور زیور چُرالیا۔ پھر روپیہ پر رہن کیا۔ اقبال جرم پر تین مہینے قید کی سزا ہوئی*

لنڈن کے ایک مقام ایسٹ بورن میں ایک پاگل نجار خودکشی کے جرم میں بدیں وجہہ پکڑا گیا کہ اس نے لوہے کی چار لمبی لمبی میخیں اپنے سر میں گاڑدی تھیں۔ جب ہسپتال میں اسکو لے گئے تو ڈاکٹر نے اُن میخوں کو جواس دیوانہ کے دماغ میں تین انچہ گہری گھُس گئی تھیں بمشکل تمام نکالا:: تعجب کی بات یہہ ہے کہ اسوقت سے اُسکا دیوانہ پن بالکل دور ہوگیا۔ اور اپنا کاروبار کرنے لگا:: جبکہ عدالت کے سامنے اس شخص کو پیش کیا گیا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے مدتوں کے ذریعہ میخوں کو ایک ایک کرکے اپنے سر پر ٹھوک دیا تھا۔ اور اُسیوقت سے مجھے آرام معلوم ہونے لگا:: عدالت نے اسکو صاف رہا کردیا:: تمام ڈاکٹر اس عجیب وغریب علاج کو دیکھکر حیران ہیں*

یورپ میں برقی طاقت سے پھانسی دینے کا دستور جاری کیا گیا ہے۔ یہہ صرف اس خیال سے بہتر سمجھا گیا ہے کہ مجرم کو جان دینے میں تکلیف نہ معلوم ہو۔ اور نہ لٹکانے کے لئے رسی اور تختہ وغیرہ کی ضرورت پڑے مجرم کو ایک آراستہ کمرہ میں لے جاتے ہیں:: وہاں ایک آرام چوکی رکھی ہے۔ اُسپر بٹھلا دیتے اور سر اور پاؤں میں ایک تار لپیٹا جاتا ہے۔ ادھر برقی طاقت کو حرکت دی اور اُدھر جان نکلی:: اس عمل میں دو سیکنڈ بھی نہیں لگتے جنتم زدن میں بیٹھا بیٹھا یا جس وحرکت لوتھ رہجاتا ہے انگلستان میں ورہنولا ایک مجرم کو پھانسی دیگئی۔ رسہ لٹکانیکو اتنا لمبا تھا کہ جب جھٹکا دیکر تختہ کھینچا گیا۔ مجرم اس زور سے نیچے لٹکا کہ دھڑ سر سے نکل کر علیحدہ جاپڑا۔ اور گردن کی رگیں باہر کو نکل آئیں۔ اس سے عوام کو پھانسی کے موجودہ طریقہ سے سخت نفرت ہوگئی۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اسی نظیر کو آگے رکھکر انگلستان میں بھی برقی طاقت سے پھانسی دینے کا رواج منظور کیا جائیگا:: لیکن مشکل معاملہ یہہ ہے کہ سنا گیا کہ جب سے امریکہ میں یہہ دستور جاری ہوا ہے۔ لوگ پھانسی کی موت کو ہلکی سمجھ کر بخوف اور نڈر ہونے لگ گئے ہیں*

انڈیا واچمین کے ایک نامہ نگار نے ٹیلیگو مشن کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ میں ینلنڈو میں مارچ کی ۱۸ تاریخ کو پہنچا اور ٹیلیگو مشن کو ایک سرسبز حالت میں پایا:: سیکڑوں بت پرست ہر روز انجیل کی خوشخبری سنتے ہیں۔ میں یہہ دیکھکر بہت موثر ہوا کہ بازار کی منادی کو لوگ بڑی توجہہ کے ساتھ سنتے ہیں:: اوّل اتوار کے روز قریب پانچ سو آدمی انجیل سننے کو فراہم ہوئے:: صبح کی جماعت کے بعد ایک شخص نے اپنے خاندان کے ساتھ دُعا مانگنے کے لئے ہمیں بُلایا۔ کل کے روز مشن ہوز میں مسیحیوں کی جماعت فراہم ہوئی۔ اور قریب پینسٹھ ۶۵ اشخاص عشائے ربانی میں شریک ہوئے:: جسوقت اُنہوں نے حمد سرائی میں اپنی آوازیں بلند کیں اور قادر مطلق سے دُعا مانگنے اور اُسکے نام کی گواہی دینے اور نجات بخشنے میں اُسکی عجیب قدرت کا اظہار کیا تو ایسا منظر تھا کہ فرشتے اُسپر خوشی کے ساتھ نگاہ کرتے تھے:: یہہ دیسی مسیحی گویا جلتی ہوئی بھٹی سے نکالے گئے ہیں۔ یہہ سب اُن یتیموں میں سے ہیں جو قحط سالی کے ایام میں موت کے کنارے پر کھڑے تھے:: اور مشن نے انکو بچالیا اب وہ اپنے گھروں میں جو اُنہوں نے اپنی کمائی سے تیار کئے ہیں نہایت مسرور اور خوش نما نظر آتے ہیں:: وہ اس بات کے لئے ایک نمونہ ہیں کہ خدا ہندوستان کے بت پرستوں کے لئے کیا کرسکتا ہے*

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے اُن ہندوستانیوں کو جو ڈیلیگیٹ ہوکر حفظان صحت کانگریس میں شریک ہوئے تھے اپنے حضور میں باریابی کا موقع دیا*

انگریزی جنگی جہازی سپاہ نے سلطانی علاقہ سگری پر قبضہ کرلیا۔ اس خبر نے تمام یورپ میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ اس حرکت کو آغاز جنگ سمجھتے ہیں۔ ایسچنج میں ابتری ہوگئی ہے*

اٹلی نے فرانس سے کہا کہ تم پوپ کو زیادہ مسرت پڑھاؤ تب تمہاری اور ہماری دوستی قایم رہیگی کیونکہ پوپ لوگ بانی فساد ہوتے ہیں*

ولایت کے شہر سیلی کے پادریوں نے یہہ رزولیوشن پاس کیا ہو کہ تمام گرجاؤں میں پرنس آف ویلز کے لئے دعا مانگی جائے تاکہ وہ قماربازی کی عادت سے باز آجائیں۔ اور زیادہ نیک چلن بنجائیں +

ہمکو اس خبر کے سننے سے اطمینان ہوا کہ جس روسی افسر نے یہہ حکم دیا تھا کہ قرآن سے تبرہ آمیز کلام نکالی جائیں اُسکو بحکم زار روس معقول سزا دیجائیگی۔ واقعی یہہ ایک نامعقول بات تھی +

جرمنی میں یہہ ایک خوفناک خبر مشہور ہو رہی ہے کہ روس قسطنطنیہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہو۔ وہاں کہتے ہیں کہ روس اسکے قبضہ کی تیاریاں کر رہا ہو +

زار روس نے یونان کے پرنس جارج کو دست خاص سے تمغہ طلائی پہنایا۔ یہہ اُس بہادری کی شکرگذاری میں ہو جو اُس نے جاپان میں زار روس کے بچانے میں دکھلائی تھی +

ماسکو (روس) میں مرض انفلوانزا وبا کی طرح پھیلا ہوا ہو۔ ہر روز قریب پانسو آدمی اس میں مبتلا ہوتے ہیں +

روس کے مخروج یہودیوں کی نوآبادیاں قایم کرنیکو آخرکار ایک کمیٹی قایم ہوئی۔ اس کا سرمایہ تین کروڑ روپیہ ہو۔ نوآبادیوں کے لئے امریکہ میں زمین خریدی جائیگی +

سلطان روم نے اپنے سفیروں متعینہ لنڈن و روس کو فوراً طلب کیا ہو۔ اس سے تشویش ہو کہ دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہو +

روس کے ضلع والگا میں قحط سے آفت بپا ہو غلہ درکنار گھاس بھی نہیں ملتا ہو۔ لوگ بکثرت مر رہے ہیں گورنمنٹ روس حیران ہو کہ کیا کیا جائے +

اٹلی کے ولیعہد کا ارادہ ہو کہ امسال ایام سرما میں ملک ہند کی سیر کریں۔ یہہ بھی خبر ہو۔ کہ پرنس جارج آف ویلس بھی ماہ نومبر میں یہاں آنیکا قصد رکھتے ہیں +

چین کے باغیوں اور گورنمنٹ کے بیس ہزار ۲۰۰۰۰ سپاہیوں کے درمیان خونخوار جنگ ہوئی۔ طرفین سے چار ہزار آدمی قتل ہوئے۔ مفسد لوگ زور پر ہیں۔ تار وغیرہ کاٹدیا گیا +

ایک انگلو انڈین لکھتا ہو کہ اب بنگال میں دیسی گریجویٹ بکثرت موجود ہیں جو مدرسی اور پروفیسری خوب کر سکتے ہیں۔ لہذا اب سررشتہ تعلیم میں تنخواہوں کا نرخ گھٹا دینا چاہیئے +

منی پور کی گدی کے لئے چوراچند نام پانچ سالہ نابالغ لڑکا نامزد کیا گیا۔ یہہ مہاراجہ معزول کا رشتہ دار ہو۔ تا سن بلوغ برٹش افسر ریاست کا انتظام کریگا +

نیپال سے خبر آئی ہو کہ وہاں فی الحال سخت قحط پڑا ہوا ہو۔ روپیہ کا دو سیر چاول اور ڈھائی سیر جوار وغیرہ فروخت ہوتی ہو +

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک اسٹیشن ماسٹر نے ایک شخص پر جعلی روپیہ دینے کا الزام لگایا۔ لیکن روپیہ اصلی ثابت ہوا۔ ملزم رہا کر دیا گیا۔ معلوم نہیں ملزم نے دفعہ ۲۱۱ کی یا نہیں +

کراچی کے متصل ایک کشتی جسمیں ۳۲ براتی معہ دولہا دولہن کے سوار تھے غرق ہوگئی صرف گیارہ آدمی بچے۔ باقیوں کا پتہ نہیں +

حیدرآباد کا اخبار لکھتا ہو کہ یہاں علی العموم قحط کا خوف پھیلا ہوا ہو۔ خاطرخواہ بارش نہیں ہوئی۔ تالاب وغیرہ خالی پڑے ہیں۔ اناج روز بروز مہنگا ہوتا جاتا ہو +

ریاست نظام میں بمقام بلندہ وسیجیوں نے اپنی طرف سے دو معتبر۔ کاپورٹر مقرر رکھے ہیں۔ اور ایک اَوْر کو مقرر کرنیکی تجویز ہو۔ یہہ ایک پرامید نظیر ہو +

کانپور گزٹ مخبر ہو کہ "حضور نظام حیدرآباد دکن نے اپنی قلمرو میں ہر ایک ضلع میں ایک ایک ڈاکٹر مویشیوں کا علاج کرنے کے لئے مقرر کیا ہو +

مہاراجہ صاحب اندور نے ریاست سے اناج کی برآمد کو منع کر دیا ہو۔ اور تاکیدی حکم دیا ہو کہ بنیاں لوگ اناج ایسی قیمت پر فروخت کریں کہ غربا کو خریدنے میں دقت نہ ہو +

مدراس میں ناقل ہو کہ مدراس جنرل ہسپتال میں اسقدر مریض موجود ہیں کہ اعلیٰ گریڈ کے ڈاکٹر لوگ کثرت کار کیوجہ سے انکی طرف متوجہ نہیں ہو سکتے دور سے آنیوالے مریض عرصہ تک پڑے رہتے ہیں +

خوشی کی خبر ہو کہ کلکتہ کے سی۔ ایم۔ ایس بورڈنگ سکول کے ہیڈ ماسٹر بابو کے ڈی بنرجی صاحب نے زنبشی چرچ میں پادری ڈی ایچ ہال صاحب کے ہاتھ سے معہ خاندان بپتسما پایا +

مقام بنگلور میں ایک ذی عزت برہمنی کو بپتسما دیا گیا۔ چونکہ یہہ عورت اعلیٰ خاندان کی تھی اور بپتسما علانیہ دیا گیا لہذا احتمال فساد تھا لیکن پولیس کا انتظام رہا اور کسیطرح کا خرخشہ ظہور میں نہ آیا +

ڈاکٹر پینٹیکوسٹ کا خیال ہو کہ بالآخر ہندوستان کے لئے بنگالی ایونجلسٹ ہونگے۔ اور شاید انہیں میں سے ایسے لوگ برپا کریگا۔ جو ہندوستان کو بت پرستی سے پھرا کے خدا کی بادشاہت میں لادینگے +

لکھنؤ کا اخبار لکھتا ہو کہ آج کل اندھیری راتوں میں چوریاں ہو رہی ہیں۔ اور لطف یہہ ہو کہ بیچارے غریب اس وجہہ سے تھانہ میں رپورٹ نہیں کرتے کہ تھانہ دار

صاحب کی نازبرداریاں کون اُٹھائے ✣

کانپور فیلخانہ بازار میں لالہ دیبی داس کھتری کے مکان میں قریب تین ہزار کی چوری ہوگئی۔ پولیس تحقیقات کررہی ہو۔ دیکھئے کیا ہوتا ہو۔ اس شہر میں اکثر چوریاں ہوتی رہتی ہیں۔ انتظام معقول ضرور ہو ✣

کانپور میں ایک پنڈت ستی کاشی ناتھ نجومی وارد ہوئے ہیں۔ آریہ سماج کیطرف سے ایک شخص دس سوال کریگا۔ اور پنڈت جی جواب دینگے۔ نجومی بیفائدہ لوگوں کو دھوکھا دیتے پھرتے ہیں ✣

ڈاکٹر اے ڈی کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر مقیم بریلی سانپ کے کاٹے کا عمدہ و موثر علاج جانتے ہیں۔ حال میں انکے علاج سے سانپ کے کاٹے ہوئے چھ آدمیوں کو صحت حاصل ہوگئی ہو ✣

کلکتہ میں ایک دولتمند بابو صاحب نے قریب ایک لاکھ روپیہ ایک بندر کی شادی میں خرچ کیا۔ اسیطرح امرتسر میں ایک لاولد دھوبی نے بچھڑے بچھیا کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی تھی ✣

مدراس میں اسوقت کئی سو یوریشین لڑکیاں تیس تیس روپیہ پر چھاپے خانوں میں کمپوزیٹری کررہی ہیں اسکے ساتھ عیسائیوں کے چھاپے خانوں کی کثرت ہوتی جاتی ہو۔ یہی حال بمبئی میں ہو ✣

بقول نجم الہند میرٹھ مشن سکول کے مستعفی ماسٹروں کے بجائے مولوی احمد حسین صاحب شوکت ایڈیٹر شحنۂ ہند اوّل مُدرس فارسی مقرر ہوئے ہیں۔ یہ اہل حدیث سے ہیں۔ مسلمان لوگ اس تقرر سے ناخوش ہیں ✣

دہلی سماۃ مانو چماری ساکن محلہ دریاگنج بوجہ شدت درد زہ تنگ ہوکر چاہ کلاں مسجد میں گر پڑی اور مرگئی۔ عورت نیک چلن تھی لیکن تکلیف برداشت نکرسکی ✣

میرٹھ کے مشن سکول کے تین ماسٹروں اور ایک کلارک نے ایک ساتھ استعفا دیدیا ہو۔ عذر یہ ہو کہ ہیڈماسٹر صاحب نماز جمعہ کی چھٹی نہیں دیتے۔ بہرحال استعفا منظور ہوگیا ہو ✣

ضلع امرتسر میں ایک عورت کے برخلاف جسنے فقر کا جامہ پہنا ہوا تھا۔ یہہ الزام لگایا گیا ہو کہ اس نے دو مسافروں کو روٹی میں دھتورہ ملاکر کھلا دیا تھا ✣

ضلع راولپنڈی کا ایک میراثی منگا نامی جسنے اپنے کو فتح علی شاہ سید مشہور کر رکھا تھا بجرم نقب زنی عدالت سشن سے چودہ برس قید کا سزایاب ہوا ✣

جہلم میں شکایت ہو کہ بہروپ لوگ شہر میں بھیک مانگتے اور لوگوں کو دق کرتے ہیں۔ اس قسم کے مرلیفوں سے عوام کو سخت نفرت ہوتی ہو۔ بہتر ہو کہ میونسپل کمیٹی انکا کچھ انتظام کرے ✣

سراج الاخبار جہلم لکھتا ہو کہ ۱۱ ستمبر کو جدید بازار کے متصل چند مزدور ایک بنگلہ کی دیواریں گرا رہے تھے کہ یکایک دیوار ان پر آپڑی جس سے دو تو اسیوقت مرگئے اور ایک زخمی نکالا گیا ✣

ازمینجنگ کمیٹی بدھوا آشرم

لودیانہ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۸۹۱ء

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

نقل ریزولیوشن نمبر ۶ پاس شدہ کمیٹی مذکور منعقدہ ۳۱ جولائی ۱۸۹۱ء۔ برائے اندراج اخبار گوہربار۔ خدمت شریف میں روانہ کی جاتی ہو۔ درج فرماکر کمیٹی کو ممنون فرماویں ✣

(رزولیوشن نمبر ۶)

دیوی چند سکرٹری نے پیش کیا کہ بدھوا بواہ کمیٹی اور مینجنگ کمیٹی بدھوا آشرم ایک جلسہ بہوسل کانفرنس بنام ہمدردی بیوگان ۲۱ دسمبر ۱۸۹۱ء سے پیشتر کرنیکا بندوبست کرے جسمیں کل سوسیٹیاں و برادریاں اہل ہنود و دیگر ہمدردان بیوگان بلاخیال مذہب و فرقہ بلکہ ہر ایک فرقہ اہل ہنود میں سے ڈیلیگیٹ انتخاب ہوکر جلسہ میں شریک کئے جائیں۔ اور بہ تفصیل ذیل امور پر بحث ہوکر۔ (۱) شرتی یعنی وید۔ (۲) سمرتی یعنی شاستر۔ (۳) برہمن گرنتھ و اتہاس۔ (۴) پریکٹس ادبے پرمان شدہ کرکے کثرت رائے پر فیصلہ ہوکر پنچایتی۔ رزولیوشن پاس کئے جائیں (۱) شادی صغیر سنی کو بالکل روکنا۔ (۲) بدھوا بواہ کو ویدوں سے ثابت کرنا۔ اور ثابت ہو جانے پر اسکا رواج چلانا (۳) لڑکی اور لڑکے کا کس عمر تک آجکل برہمچرج رکھنا۔ اور علم حاصل کرنا۔ (۴) اغراض بدھوا آشرم پیش کرنا۔ اور اس کا کھولنا۔ بابو گنگن لال صاحب پردھان نے تائید کی۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ ایک ایک نقل اس رزولیوشن کی اخبار میں برائے بحث پبلک بھیجی جاوے۔ اور فہرست چندہ کھولی جاوے۔ تخمینہ اخراجات جلسہ قریباً ایکہزار روپیہ کے لگ گیا ✣

(نوٹ) فہرست چندہ کھولی گئی قریباً ایکسو روپیہ جمع ہوگیا۔ اور چندہ ہورہا ہو۔ ہمدردان بیوگان بھارت ورش سے اپیل کی جاتی ہو۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور تن۔ من۔ دھن۔ سے مدد کریں۔ اور اپنی اپنی رائے اخباروں کے ذریعہ پرکاشت کریں ✣

آپکا داس

دیوی چند نائب سکرٹری

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ پنجاب

امرتسر۔ پٹھانکوٹ۔ ریلوے

پرنسپل { ریورنڈ کارفیلڈ ایم۔ اے۔ کیمبرج چرچ مشن سوسئیٹی۔

ہیڈ ماسٹر بابو آئی سی سنگھا سنہری تمغہ یافتہ کلکتہ۔

سکنڈ ماسٹر بابو ڈی این بوس بی اے کلکتہ۔

استاد علوم مشرقی { مولوی قطب الدین صاحب بی او ایل پنجاب۔

میٹرن۔ کولسن میم صاحبہ۔

اس مدرسے سے اعلیٰ درجہ کے ہندوستانی عیسائیوں کے لڑکوں اور نوجوانوں نومریدوں کو طرح طرح کے فایدے پہنچتے ہیں۔ اور مذہبی تعلیم نہایت احتیاط سے ہوتی ہی۔ تھوڑے خرچ سے انگریزی طریقہ پر پوری تعلیم پبلک سکول کی حاصل ہوتی ہی یعنی (بورڈ) للہ وفیس مدرسہ بموجب ضابطہ تعلیم کم سے کم عصہ متفرق ۸۰ روظیفے اچھے دیئے جاتے ہیں طلبا سابق محکہ جات سول۔ مذیکل اور تعلیم میں بڑے بڑے عہدوں پر نوکر ہیں بشارت انجیل یعنی خدا کے کام پر ممتاز ہیں۔ مکان مدرسہ میں تھوڑے دن ہوئے توسیع ہو گئی اسپر گیارہ ہزار سے زیادہ لاگت آئی۔ اسمیں ایک بڑا اسکول۔ کمرہ لکچر۔ چھ کمرے جماعتوں کے لئے۔ گرجا۔ خوابگاہیں۔ کھانیکا کمرہ غسلخانہ چھوٹی سی ورزش اور کرکٹ کی جگہ بھی ہی۔

۱۸۹۰ء میں انعام بہ تفصیل ذیل ملا۔ چھ لیک موریل سکرپچر۔ دو پہلے درجے کے اور تین دوسرے درجے کے کلکتہ میٹرکیولیشن اور چھ مڈل سکول کے پاس شدہ کو۔

پراسپکٹس اور نمونہ درخواست کے لئے پرنسپل صاحب سے درخواست کرنی چاہئے۔

۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو سکول کھلیگا۔

اشتہار

ایک انٹرنس پاس شدہ ٹیچر کی جو سند یافتہ ہو یا تعلیم دینے میں تجربہ کار ہو کلارک آباد کی لڑکیوں کے سکول زراعتی و حرفتی کے لئے ضرورت ہی۔ تنخواہ پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار ملیگی۔ اُمیدوار اپنی درخواست بخدمت مس ویسٹ صاحبہ سپرنٹنڈنٹ گرلس اگریکلچرل انڈسٹریل سکول کلارک آباد بھیجیں۔

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

پٹیسٹ مشن ٹریننگ انسٹی ٹیوشن

دہلی

بورڈنگ سکول کے لئے ایک عیسائی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہی۔ جو انٹرنس کا پاس کیا ہوا۔ اور اُردو انگریزی اور فارسی زبانوں میں واقف کار ہو۔ چاہئے اُمیدوار اپنی درخواست معہ نقول اسناد و سرٹیفکٹ اور شرط تنخواہ بخدمت پرنسپل صاحب بھیجے۔

ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

نارووال کے انگلو ورنیکولر بوائز سکول کے لئے بتاریخ ۳۰ ستمبر ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہی۔ ایسے شخص کیواسطے جو مشنری روح رکھتا ہو یہہ عمدہ میدان ہی۔ تنخواہ ساٹھ روپیہ ملینگے۔ اُمیدوار اپنی درخواست معہ نقول اسناد و سرٹیفکٹ پادری آرمیٹمن صاحب کی خدمت میں بھیجیں۔

معرفت پوسٹ آفس امرتسر

لودیانہ

ناظرین نے ۱۰ ستمبر کے نورافشاں میں بصیغہ لوکل پڑھا ہوگا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کو جنکا مباحثہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ ہوا تھا سید ولاور علی شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انتظامی طور پر ریل میں سوار کرا کے روانہ کر آئے۔ یہہ بیان مرزا صاحب کی تحریر کے اعتبار پر درج اخبار کیا گیا تھا لیکن اب ہمیں معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہی کہ وہ بیان صحیح نہ تھا لہذا اُسکی تردید کیجاتی ہی۔

ہیضہ کی چھیڑ چھاڑ تو ابھی تک چلی جاتی ہی لیکن پہلے کی بہ نسبت بہت تخفیف ہی۔ البتہ موسمی بخار کی شکایت ہی۔ مگر زیادہ خطرناک نہیں ہی۔

اس ہفتہ کی رپورٹ پیدایش و اموات دفتر میں یہہ پہنچی پیدایش ۴۲۔ اموات ۷۰۔

اطلاع

ہم کو ایک لایق اور معتبر لوکل رپورٹر کی ضرورت ہی جو شہر کے واقعات کی صحیح اور مفصل کیفیت ہفتہ وار برائے اندراج اخبار لکھکر مطبع ہذا میں بھیجا کرے۔ اسکو معاوضہ میں ایک پرچہ اخبار کا ہر ہفتہ مُفت دیا جائیگا۔ جو شخص لوکل خبر لکھیگا اُسکا نام درج اخبار نہ کیا جائیگا۔ صرف قلمی تحریر پر اسکا دستخط ہونا ضرور ہی۔

ایڈیٹر

پادری ای پی نیوٹن صاحب کے لئے باہتمام مسٹر ایم وائلی منیجر امریکن مشن پریس لودیانہ طبع ہوا